بحث حجاب

حمید الدین فراہیؒ

(ماہر قرآنیات مولانا حمید الدین فراہیؒ کی یہ تحریر (حجاب قرآن کی روشنی میں) پروفیسر عبید اللہ فراہی صاحب کے توسط سے ہمیں موصول ہوئی تھی۔ اس میں بعض عربی الفاظ اور متعدد اشعار کا اردو ترجمہ نہیں تھا۔ بعض مقامات پر عبارت غیر واضح تھی، کچھ اشعار کا صرف ایک مصرعہ درج تھا۔ مجلّہ کی مجلس مشاورت کے رکن ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی نے متعدد عربی الفاظ واشعار کی تخریج اور ان کے اردو ترجمہ کے علاوہ اپنی تشریحات وتوضیحات اور حواشی سے اس مختصر و نامکمل مضمون سے استفادہ کو آسان بنادیا ہے۔ ادارہ)

موضوع بحث: شریعت اسلام نے کس طرح کا حجاب عورتوں پر مقرر کیا ہے۔
اس بحث کو حسب ذیل اجزاء میں منقسم کیا گیا ہے:

(۱) کیفیت حجاب حسب رسم عرب قبل شریعت اسلام

(۲) آیات قرآن شریف متعلق حجاب

(۳) آیات حجاب کے متعلق مفسرین قرون اولیٰ کے اقوال

(۴) اقوال مفسرین قرون اولیٰ کی توضیح ومزید تفسیر حسب نظم قرآن

(۵) خلاصہ ونتیجہ تحقیق سابق۔

(۱) (کیفیت حجاب حسب رسم عرب قبل شریعت اسلام)

احکام شریعت کے سمجھنے میں جن باتوں سے مدد ملتی ہے ان میں سے بہت اہم ان حالات کا معلوم ہونا ہے جس کے متعلق کوئی حکم نازل ہو۔ چوں کہ وقتِ نزول مخاطبین

ان احوال سے واقف ہوتے تھے اس لیے ان کے لیے ان کی تفصیل کی ضرورت نہ تھی۔ وہ لوگ اچھی طرح پر سمجھ جاتے تھے کہ کسی حکم کا کیا مقصد ہے اور اس کے حدود کیا ہیں، حالات تاریخی اور نظم قرآن پر توجہ کرنے سے اب بھی یہ باتیں منکشف ہوسکتی ہیں لیکن اگر ان سے قطع نظر کیا جائے تو احکام کا صحیح تصور نہیں ہوسکتا۔ اس بنا پر احکام حجاب کے متعلق یہ جاننا ضرور ہے کہ عرب میں پہلے سے پردہ کا کیا حال تھا۔

یہ امر یقینی ہے کہ قبل اسلام عرب میں ایک حد تک پردہ کا رواج تھا۔ اس کی جزئی تفصیل ان کے اشعار سے معلوم ہوگی جن کو ہم یہاں نقل کریں گے۔ مگر اس سے پہلے ہم چند الفاظ کا ذکر کرتے ہیں جن سے اشعار کے سمجھنے میں مدد ملے گی، اور نیز یہ الفاظ بجائے خود ایک تاریخ ہیں۔ اکثر قدیم اقوام کے حالات میں جہاں تاریخ بالکل خاموش یا غلط ہو وہاں بعض الفاظ نہایت صحت کے ساتھ صحیح واقعہ کی طرف رہبری کرتے ہیں۔ وہ الفاظ یہ ہیں:

قِناع- سر اور چہرہ چھپانے کا کپڑا

کنت فیکم کالمغطی راسہ فانجلت عنی قناعی وخمرا

[میں تمہارے درمیان اس شخص کی طرح رہا جس نے اپنے سر کو ڈھانک لیا ہو (اور اسے کچھ نظر نہ آتا ہو) سو اب یہ پردہ اٹھ گیا اور حقیقت آشکار ہوگی]

خِمار- چھوٹی اوڑھنی، مفلر

جلباب- بڑی چادر جس سے تمام چھپایا جائے

عقیلة وغانیة- جو بیبیاں گھر سے باہر نہ نکلیں

خِدُر- کنواریوں کا خیمہ

بیضة خدر- کنواری

ربات الخدور- پردہ نشین

نصیف- [اوڑھنی جو سر پر کہی جاتی ہے اور اس سے چہرہ بھی چھپایا جاتا ہے۔]

عبید بن الابرص کا شعر ہے:

مـمكـورة كمهـاة الجوّ نـاعمة تـُلنـي النصيف بكفّ غير موشومة ؎۲

[تروتازہ جسم والی مقام جو کی نیل گائے کے مانند نرم اور نازک۔ اوڑھنی کو چہرے پر ایسے ہاتھ سے لٹکاتی ہے جو گودا ہوا نہیں ہے]

معجر - [عورت کے سر پر باندھنے کا کپڑا۔ ایک اوڑھنی جو چادر سے چھوٹی اور مقنعہ سے بڑی ہوتی ہے۔]

وصواص -[برقع جس میں آنکھوں کے لیے چھوٹے چھوٹے دو سوراخ ہوتے ہیں۔]

لثام -[وہ کپڑا جس سے چہرے کا نچلا حصہ چھپایا جائے]

نقاب -[ایسی اوڑھنی جس سے آنکھوں کے دائرے نظر آتے ہوں۔ ابوعبید القاسم بن سلام کہتے ہیں کہ پہلے نقاب آنکھوں سے لگا ہوتا تھا اور ایک آنکھ نظر آتی تھی، دوسری چھپی ہوتی تھی، بعد میں عورتیں دونوں آنکھیں کھولنے لگیں]

مقنعه -فی الصحاح: المقنعة بالكسر: ما تقنع المرأة راسها. والقناع اوسع عن المقنعة. قال عنتره

ان تـغـد فـی دونـی الـقـنـا ع فإنّنی طـبٌّ بـاخـذ الفارس المستلئم ؎۳

[صحاح میں لکھا ہے: مقنعہ میم کے زیر کے ساتھ اس کپڑے کو کہتے ہیں جس سے عورت اپنے سر کو ڈھانکتی ہے۔ قناع مقنعہ سے زیادہ چوڑا ہوتا ہے۔ عنترہ کہتا ہے:

[اگر تم میرے سامنے نقاب ڈال کر آؤ گی تو کیا ہوا۔ میں زرہ پوش شہسوار کو پکڑنے میں مہارت رکھتا ہوں]

اگر عرب میں پردہ کا رواج نہ ہوتا تو یہ الفاظ ہرگز مستعمل نہ ہوتے۔

اب ہم ذیل میں صریح اور تفصیلی احوال کا ذکر کرتے ہیں جو حسب ذیل ہیں:

(۱) بیبیاں عموماً پردہ کرتی تھیں۔ باندیوں میں پردہ نہ تھا اور بیبیوں اور باندیوں میں اس سے امتیاز ہوتا تھا۔ شرفاء میں پردہ کی زیادہ سختی تھی۔

سبرۃ بن عمرو الفقعسی کہتا ہے۔

ونسوتكم فى الروع باد وجوهها يخلن اماء والاماء حرائر ۴

[تمہاری عورتوں کے چہرے لڑائی میں کھلے تھے۔ وہ باندیاں معلوم ہوتی تھیں حالانکہ وہ بیبیاں تھیں۔]

ابودوادالایادی ؎

وليصن الوجوه فى الميسانى كما صان قرن شمس غمام ۵

[وہ چہروں کو میسانی نقاب میں محفوظ رکھتی ہیں۔ گویا کہ آفتاب کی بدلی نے چھپالیا ہے۔]

(۲) کنواریاں اور زیادہ حسن و جمال والی بیبیاں سختی سے پردہ میں رکھی جاتی تھیں۔ ان کا خیمہ الگ ہوتا تھا اور ان پر محافظ رہتا تھا۔ امرؤالقیس کہتا ہے ؎

وبيضة خدر لايرام خباؤها ۶ ....

[اور کتنی ایسی پردہ نشیں تھیں کہ ان کے خیمہ کی طرف کوئی جانہیں سکتا تھا۔]

باعث بن صریم ؎

وعقيلة يسعى عليها قيّم متغطرس ۷

اور کتنی ایسی پردہ نشیں تھیں کہ ان کے کام کاج کے لیے ان پر ایک کج خلق نگہباں رہتا تھا۔

مہلہل بن ربیعہ کہتا ہے ؎

ويقمن ربات الخدور حواسرا ۸

پردہ نشیں بیبیاں سر برہنہ کھڑی ہوجاتیں۔

نابغہ ذبیانی کہتا ہے ؎

سقط النصيف ولم ترد اسقاطه فتناولته واتقتنا باليد ۹

[اس کی اوڑھنی سر سے گرگئی حالانکہ اس نے قصداً نہیں گرائی تھی، سو ایک ہاتھ سے اٹھایا اور دوسرے ہاتھ سے چہرے کو ڈھانپا کہ ہماری نگاہ نہ اس پر پڑ جائے۔]

اس پر اور شواہد آگے آئیں گے۔ نمبر (۳) و (۴)

(۳) ماتم کے وقت عموماً بیبیاں چہرہ کھول کر نوحہ کرتی تھیں۔ ربیع بن زیاد

کہتا ہے۔

من کان مسرورا بمقتل مالک	فلیات نسوتنا بوجه نهار
مالک کے قتل سے جو خوش ہوتا ہو	وہ صبح کو ہماری عورتوں کو آکر دیکھے
یجد النساء حواسرا یندبنه	یلطمن اوجههن بالاسحار
ان کو پائے گا کہ برہنہ سراس پر نوحہ کررہی ہیں	اور سویرے سے اٹھ کر منہ پیٹ رہی ہیں
قد کن یخبأن الوجوہ تسترا	فالیوم حین برزن للنظار
یہ چہروں کو ہمیشہ پردہ میں رکھتی تھیں	مگر آج جب باہر نکل پڑی ہیں
یضربن حر وجوههن علی فتی	عف الشمائل طیب الاخبار ۱۰
تو ایسے معزز جوان کے ماتم میں منہ پیٹتی ہیں	جس کے عادات شریفانہ اور حالات پاکیزہ تھے

(۴) شدت جنگ اور ہزیمت کے اضطراب میں پردہ کا لحاظ نہیں رہتا تھا۔ زخمیوں کی خدمت کے لیے پانچے چڑھالیتی تھیں اور کسی قدر پاؤں کا زیور یا ساق کا حصہ کھل جاتا تھا۔

عمرو بن معدیکرب کا قول ہے۔

لما رأیت نساء نا	یفحصن بالمعزاء شدا
جب میں نے اپنی عورتوں کو دیکھا کہ	سخت زمین میں دوڑ رہی ہیں
وبدت لمیس کانها	بدر السماء اذا تبدی
اور (میری بیوی) لمیس نکل آئی گویا کہ	وہ آسمان کا چاند تھی جب وہ نکلتا ہے
وبدت محاسنها التی	تخفی وکان الامر جدا ۱۱
اور اس کے حسن کے مواقع جو	ہمیشہ چھپے رہتے تھے کھل گئے اور معرکہ سخت تھا تو......

طرفہ بن عبد۔

یوم تبدی البیض عن اسوقها	وتلف الخیل اعراج النعم ۱۲
جس دن شریف زادیاں اپنے پانچے چڑھالیں	اور گھوڑے اونٹوں کے گلہ کو سمیٹ رہے ہوں

(۵) موسم ربیع میں مختلف قبائل ایک جگہ جمع ہو جاتے تھے اور جب گرمی زیادہ پڑنے لگتی تھی تو متفرق ہو جاتے تھے۔ اس وقت تنہا سفر میں پردہ کا زیادہ لحاظ نہیں رکھا جاتا تھا، مگر سوار ہو جانے کے بعد احتیاط سے پردہ کا لحاظ رکھا جاتا تھا۔ المثقب العبدی۔

ظهرن بكلة وسدلن اخرى ونقبن الوصاوص للعيون ۱۳؎

المرقش الاصغر کہتا ہے۔

تراءت لنا يوم الرحيل بوارد وعذب الثنايا لم تكن متراكما
کوچ کے دن مجھے اس کے لٹکے ہوئے بال اور شیریں دانت جو بہت متصل نہ تھے نظر آئے
ارتك بذات الضال منها معاصما وخدا اسيلا كالو ذيلة ناعما ۱۴؎
تجھے اس نے ذات الضال میں اپنی کلائیاں دکھلائیں اور آئینہ کی طرح چمکتا اور نازک رخسارہ

(۶) ایام حج میں عموماً چہرہ کھلا رکھتی تھیں۔ قیس بن الخطیم کہتا ہے۔

ولم ارها الا ثلاثا على منى وعهدى بها عذراء ذات ذوائب ۱۵؎
میں نے اسے صرف تین بار منٰی پر دیکھا اور اس وقت وہ کنواری لٹکتے بالوں والی تھی۔

خفاف بن ندبہ کہتا ہے۔

ولم ارها الا تعلة ساعة على ساجر او نظرة بالمشرق
[میں نے اسے گھڑی بھر کے لیے ہی ساجر کے چشمہ پر دیکھا تھا یا ایک جھلک اس کی مشرق میں دیکھی۔]

وابدى شهور الحج منها محاسنا ووجها متى يحلل له الطيب يشرق ۱۶؎
[حج کے مہینوں نے اس کے مواقع حسن کو کھول دیا تھا اور ایسے چہرہ کو کہ جب خوشبو اس کے لیے حلال ہو جائے تو چمکنے لگے (یعنی احرام میں چہرہ گرد آلود تھا)]

(۷) تغزل کی بنیاد یہ نہ تھی کہ عموماً زن و مرد ملتے جلتے تھے بلکہ اکثر کسی کے حسن و جمال کا افسانہ سن کر یا اتفاقاً نظر آ جانے پر یا خلاف دستور چھپ چھپا کر دیکھنے پر یہ فتنہ پیدا ہوتا تھا۔ اس کی تصدیق کے لیے جداگانہ شواہد کی ضرورت نہیں۔ مذکورہ بالا اشعار کی طرف مراجعت کرنا کافی ہوگا۔

(۲) آیات قرآن شریف متعلق حجاب: اس امر میں حسب ذیل آیتیں نازل ہوئیں:

(الف) سورۃ النور: ''يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لَا تَدْخُلُوا بُيُوتاً غَيْرَ بُيُوتِكُمْ'' الی قولہ تعالیٰ ''لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ'' (۲۷-۳۱)

(ب) سورۃ النور: ''يَا أَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوا لِيَسْتَأْذِنكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ'' الی قولہ تعالیٰ ''لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ'' (۵۸-۶۱)

(ج) سورۃ الاحزاب: ''يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُل لِّأَزْوَاجِكَ'' الی قولہ تعالیٰ ''تَبْدِيْلاً'' (۵۲-۶۲)

یہ آیتیں حجاب کے متعلق ہیں مگر ان کے محل اور مواقع جداگانہ ہیں:

(الف) یہ آیتیں آداب منزل سے متعلق ہیں۔ اور حسب ذیل احکام پر مشتمل ہیں:

(۱) کوئی مسلمان کسی کے گھر میں داخل نہ ہوتا آنکہ اجازت لے لے اور سلام کر لے۔

(۲) اگر معلوم ہو کہ گھر میں کوئی نہیں تو نہ داخل ہوتا آنکہ اجازت دی جائے۔

(۳) اگر کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو واپس چلا جائے۔

(۴) اگر کسی گھر میں اپنا سامان ہو اور اس میں کوئی سکونت پذیر نہ ہو تو اس میں داخل ہونا کوئی گناہ نہیں۔

(۵) مومنین آنکھیں نیچی رکھیں۔

(۶) اور اپنے آگے پیچھے کو محفوظ رکھیں (یعنی ستر پوشی کا پورا خیال رکھیں)

(۷) اسی طرح مومنات بھی آنکھیں نیچی رکھیں۔

(۸) اور اپنے آگے پیچھے کو محفوظ رکھیں۔

قولہ تعالیٰ ''وَقُل لِّلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاء بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاء بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوِ التَّابِعِيْنَ غَيْرِ أُوْلِي الْإِرْبَةِ مِنَ الرِّجَالِ أَوِ الطِّفْلِ الَّذِيْنَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاء وَلَا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِيْنَ مِن زِيْنَتِهِنَّ'' (النور/۳۱)

احکام ذیل پر مشتمل ہے:

(۱) مومنات آنکھیں نیچی رکھیں۔

(۲) اپنی عصمت کی حفاظت کریں۔

(۳) اپنی زینتیں نہ کھولیں۔

(۴) مگر جو زینت باہر رہتی ہے اس کو کھلا رکھ سکتی ہیں۔

(۵) اپنے خمار (سر کا رومال، مفلر) کو چاک گریباں پر ڈالے رکھیں۔

(۶) اپنی زینتیں (جن کو عام لوگوں سے چھپانے کا حکم دیا گیا ان کو) کھلا رکھ سکتے ہیں اِن لوگوں کے سامنے:

(الف) اپنے شوہر

(ب) اپنے باپ

(ج) اپنے شوہر کے باپ

(د) اپنے بیٹے

(ہ) اپنے شوہر کے بیٹے

(و) اپنے بھائی

(ز) اپنے بھائی کے بیٹے

(ح) اپنی بہن کے بیٹے

(ط) اپنی عورت

(ی) اپنے مملوک (عموماً اور مملوک عورت)

(یا) اپنے متعلقین مرد جن میں کچھ حاجت نہ رہی ہو

(یب) بے خبر بچے۔

(۷) زور سے قدم نہ رکھیں کہ دوسروں کو چھپی زینت کی خبر پڑے۔

آیۂ بالا میں جملہ ''وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا'' غور طلب ہے۔ اس ناویل میں مختلف اقوال ہیں:

علامہ ابن جریر اپنی بے نظیر تفسیر میں فرماتے ہیں:

"وقوله ولا يبدين زينتهن يقول تعالى ذكره ولا يظهرن للناس الذين ليسوا بمحرم زينتهن وهما زينتان إحداهما ماخفي وذلك كالخلخال والسوارين والقرطين والقلائد والاخرى ماظهر منها وذلك مختلف في المعنى بهذه الآية"

اس کے بعد علامہ موصوف نے اس کی تاویل میں تین قول نقل کیے ہیں۔ ہم ان تینوں اقوال کو بترتیب بیان کرتے ہیں۔

(۱) پہلی تاویل وہ جو حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے۔

قال الزينة زينتان فالظاهر منها الثياب، وما خفي الخلخال والقرطان والسواران	دو قسم کی زینتیں ہیں، ایک ظاہر اور اس سے مراد لباس ہے اور دوسری چھپی اور اس سے مراد خلخال اور گوشوارہ اور کنگن ہیں۔

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے اسی مضمون کی متعدد روایتیں ہیں بعض روایتوں میں کہا ہے "ماظہر" سے چادر مراد ہے۔

ابو اسحٰق جنھوں نے بیک واسطہ حضرت ابن مسعودؓ سے روایت کی ہے، اس کی تائید میں کہتے ہیں:

ألا ترى انه قال خذوا زينتكم عند كل مسجد	کیا تو نہیں دیکھتا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے اپنی زینتیں ہر مسجد کے پاس اختیار کرلو۔

یعنی لباس کا منجملہ زینت ہونا خود قرآن شریف میں آیا ہے۔ اور "ماظہر" سے یہاں یہی مراد ہے۔ پس عبداللہ بن مسعود کے نزدیک "وَلَا يُبْدِيْنَ زِيْنَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا" سے یہ مراد ہے کہ عورت کو پورا پردہ کرنا چاہیے اور سوائے لباس ظاہری کے نامحرم کے سامنے چہرہ اور کلائی اور ان کی زینتوں کو ہرگز نہ کھولنا چاہیے۔

(۲) دوسری تاویل وہ ہے جو حضرت عبداللہ بن عباسؓ اور سعید بن جبیر اور قتادہ اور بہت سے تابعین سے مروی ہے، ان کے نزدیک "ماظهر منها" سے چہرہ اور ہاتھ اور

ان کی زینتیں مراد ہیں یعنی عورت کو چہرہ اور ہاتھ اور ان کی زینتوں کے سوا باقی زینتوں کا پردہ کرنا چاہیے۔

(چنانچہ عبداللہ بن عباس نے اس کی تصریح کی ہے۔

قال والزینة الظاهرة الوجه و كحل العين وخضاب الكف والخاتم فهذا تظهر فی بیتها لمن دخل من الناس علیها۔)

(۳) تیسری تاویل حضرت حسن سے مروی ہے۔ ان کے نزدیک "**ولا یبدین زینتهن الا ماظهر منها**" سے چہرہ اور لباس مراد ہے۔

علامہ ابن جریر نے ان اقوال میں سے قول دوم کو اختیار کیا ہے۔ وہ لکھتے ہیں:

واولى الاقوال فى ذلك بالصواب قول من قال عُنى بذلك الوجه والكفان. يدخل فى ذلك اذا كان كذلك الكحل والخاتم والسوار والخضاب ، وانما قلنا ذلك اولى الاقوال فى ذلك بالتاويل لاجماع الجميع على ان لكل مصل ان يستر عورته فى صلٰوته وان للمرأة ان تكشف وجهها وكفيها فى صلاتها وان عليها أن تستر ما عدا ذلك من بدنها الا ماروى عن النبیؐ انه اباح لها ان تبديه من ذراعها إلى قدر النصف. فاذا كان ذلك من جميعهم اجماعا كان معلوما بذلك ان لها ان تبدى من بدنها مالم يكن عورة كما ذلك للرجال لان مالم يكن عورة فغير حرام اظهاره واذا كان لها اظهار ذلك كان معلوما انه مما استثناه تعالى ذكره بقوله "الا ماظهر منها" لان كل ذلك ظاهر منها۔

یہ اقوال بظاہر باہم بہت مختلف معلوم ہوتے ہیں اور اگرچہ علامہ ابن جریر نے بھی ان کو ایسا ہی مختلف سمجھا ہے مگر درحقیقت بلحاظ نتیجہ ان میں کوئی اختلاف نہیں۔ علامہ موصوف نے ہر قول کے تحت میں جو روایتیں نقل کی ہیں ان پر غور کرنے سے اور نیز آیت کے محل و نظم پر تامل کرنے سے تمام اختلاف دور ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ ہم اس پر فصل سوم میں بحث کریں گے۔ [اس کے آگے کے نکات زیر بحث نہ آسکے]

(تشریحی نوٹ از ڈاکٹر محمد اجمل اصلاحی:)

[پردے پر مولانا فراہی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ ناتمام تحریر جو اس وقت ہمارے سامنے ہے بظاہر اسی مفصل مضمون کا مسودہ ہے جس کی جانب مولانا کے خط (شائع شدہ خاندانی نظام اور قرآنی تعلیمات - مقالات سیمینار، ادارہ علوم القرآن، شبلی باغ، علی گڑھ، ۲۰۱۰ء، ص۳۹۲) میں اشارہ کیا گیا ہے۔ یوں یہ مضمون ۱۹۰۵ء میں لکھا گیا تھا۔

اس مضمون میں مولانا نے عنوان لکھنے کے بعد پہلے ''موضوع بحث'' کا تعین کیا ہے، پھر اس بحث کو درج ذیل پانچ فصلوں میں تقسیم کیا ہے:

۱- کیفیتِ حجاب حسب رسمِ عرب قبل شریعتِ اسلام

۲- آیاتِ قرآن شریف متعلق حجاب

۳- آیات حجاب کے متعلق مفسرینِ قرون اولی کے اقوال

۴- اقوالِ مفسرینِ قرون اولی کی توضیح و مزید تفسیر حسب نظم قرآن

۵- خلاصہ و نتیجہ تحقیق سابق

اس محکم اور مربوط خاکہ کی روشنی میں مضمون پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ مولانا اس بحث کی آخری تین فصلیں سرے سے نہ لکھ سکے۔ پہلی فصل تقریباً مکمل ہے۔ تقریباً اس لیے کہ آخر میں نصف صفحہ شاید کسی متوقع اضافہ کے پیش نظر احتیاطاً سادہ رکھا تھا۔

دوسری فصل نامکمل ہے۔ اس میں مولانا نے حجاب سے متعلق آیات کو تین زمروں میں تقسیم کیا ہے:

(الف) سورہ نور کی آیات (۲۷-۳۱)

(ب) سورہ نور کی آیات (۵۸-۶۱)

(ج) سورہ احزاب کی آیات (۵۹-۶۲)

اس کے بعد سورہ نور کی آیات (۲۷-۳۱) کے بارے میں لکھا ہے کہ یہ آیات

''آداب منزل'' سے متعلق ہیں پھران کے احکام کی تفصیل بیان کی ہے۔ اس کے بعد خاص طور پر ''وَلَا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا '' کے بارے میں مفسرین کے تین اقوال نقل کیے ہیں اور ان پر نہایت مختصر گفتگو کی ہے، اس لیے کہ اصل بحث کی جگہ تیسری فصل تھی، مولانا کی یہ ناتمام تحریر یہیں ختم ہو جاتی ہے۔ گویا دوسری فصل نامکمل ہے اور اس کا صرف ایک تہائی حصہ ہی لکھا جا سکا ہے۔

مولانا کے نقطۂ نظر کے مطابق قرآن مجید میں حجاب کی آیات دو طرح کی ہیں: سورہ نور کی آیات (۲۷-۳۱) اور اسی سورہ کی آیات (۵۸-۶۱) کا تعلق جو بعد میں سابقہ آیات کی توضیح کے طور پر نازل ہوئیں، آداب منزل سے ہے، یعنی گھر کے اندر عورت یا اس کے شوہر کے اعزہ یا خدام وموالی آئیں تو اس صورت میں مردوں اور عورتوں کو کن باتوں کا لحاظ کرنا چاہیے، لیکن اگر عورت کو کسی ضرورت سے گھر کے باہر نکلنا ہو تو پردے کی کیا نوعیت ہوگی؟ اس مسئلہ پر سورہ احزاب کی آیات (۵۹-۶۲) میں ہدایات دی گئی ہیں، جیسا کہ سیاق سے واضح ہے۔

اس نقطۂ نظر کی تفصیل دیکھنی ہو تو مولانا امین احسن اصلاحیؒ کا رسالہ ''قرآن اور پردہ'' یا ''قرآن میں پردے کے احکام'' (اس رسالہ کے انگریزی اور عربی ترجمے بہت پہلے شائع ہو چکے ہیں) اور مولانا ہی کی کتاب ''پاکستانی عورت دوراہے پر'' نیز تدبر قرآن میں مذکورہ آیات کی تفسیر ملاحظہ فرمائیں۔

بہرصورت اس مسئلہ پر فقہاء اور مفسرین کے درمیان نظری طور پر جو اختلاف بھی رہا ہو، پردے کے احکام کے نزول کے بعد یعنی قرن اول سے ممالک اسلامیہ پر استعماری غلبہ تک ساری امت کا تعامل اسی پر رہا کہ چہرہ حجاب میں شامل ہے اور اس کے بغیر حجاب کا لفظ بے معنی ہے۔

آخر میں چند باتیں اس مضمون کی خدمت کے تعلق سے:

۱- فصل اول میں مولانا نے پردے اور برقع کے لیے عربوں میں رائج بعض الفاظ کی تشریح کی ہے مگر چند الفاظ لکھ کر ان کے سامنے بیاض چھوڑی تھی، راقم نے

ان کے معنی [ ] میں لکھ دیے ہیں۔

۲- اسی فصل میں مولانا نے کلام عرب سے ایسے اشعار نقل کیے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ جاہلیت میں بھی شرفا کے یہاں (چہرے کے) پردے کا رواج تھا۔ حواشی میں ان سارے اشعار کے حوالے دے دیے ہیں۔ مولانا نے بعض اشعار کا ایک ہی مصرعہ نقل کیا تھا کہ استدلال کے لیے وہی کافی تھا۔ حواشی میں ایسے اشعار کو مکمل کر دیا گیا ہے۔

۳- بعض اشعار مولانا نے بلا ترجمہ نقل کیے تھے، ان کا ترجمہ بھی [ ] کے درمیان لکھ دیا ہے۔] (محمد اجمل اصلاحی)

حواشی و مراجع

۱ طرفۃ بن العبد کا شعر ہے۔ ملاحظہ ہو دیوان طرفۃ، تحقیق دریۃ الخطیب ولطفی الصقال، المؤسسۃ العربیۃ للدراسات والنشر، بیروت، ص ۸۰

۲ یہ شعر مولانا نے ص ۵ پر (ج) کے سامنے حاشیہ پر لکھا ہے۔ مقصود یہ تھا کہ سورہ احزاب کی آیت میں "یدنین علیھن" کی تشریح میں اس سے فائدہ اٹھائیں گے۔ سورہ احزاب کی آیات کی تشریح کی نوبت نہیں آئی اس لیے ہم نے اسے یہاں لفظ ''نصیف'' کے تحت درج کر دیا ہے۔ حوالہ کے لیے ملاحظہ ہو دیوان عبید بن الابرص، تحقیق حسین نصار، قاہرہ، ۱۳۷۷ھ، ص ۱۲۸

۳ یہ عبارت مولانا نے مسودہ کے پہلے صفحہ کے اوپر بائیں طرف جوہری کے لغت صحاح سے نقل کی ہے۔

۴ حماسہ ابی تمام، تحقیق عبداللہ عسیلان، جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ، ریاض، ۱۴۰۱ھ، جلد اول، ص ۱۳۴

۵ دیوان ابی دواد الایادی، تحقیق انوار محمود صالحی و احمد ہاشم سامرائی، دار العصماء، دمشق،

۱۴۳۱ھ،ص ۱۶۱

۶۔ دوسرا مصرعہ یہ ہے:

تمتّعتُ من لهوٍ بها غير مُعجل

معلقہ کا شعر ہے۔ ملاحظہ ہو دیوان امرئ القیس، تحقیق محمد ابوالفضل ابراہیم، دارالمعارف، قاہرہ، ۱۹۸۴ء، ص ۱۳

۷۔ پورا مصرعہ ہے: متغطرس ابديت عن خلخالها. ملاحظہ ہو حماسۃ ابی تمام، ج ۱، ص ۲۷۹

۸۔ دوسرا مصرعہ ہے:

بمسحن عرض ذوائب الايتام

ملاحظہ ہو الاصمعیات، تحقیق احمد شاکر و عبدالسلام ہارون، دارالمعارف، قاہرہ، ۱۹۷۹ء، ص ۱۵۶

۹۔ دیوان النابغۃ الذبیانی، تحقیق محمد ابوالفضل ابراہیم، دارالمعارف، قاہرہ، ۱۹۷۷ء، ص ۹۳

۱۰۔ حماسۃ ابی تمام، ج ۱، ص ۴۹۴

۱۱۔ شعر عمرو بن معدیکرب، جمع و تحقیق مطاع الطرابیشی، مجمع اللغۃ، دمشق، ۱۴۰۵ھ، ص ۸۱، نیز دیکھیے حماسۃ ابی تمام، ج ۱، ص ۱۰۴-۱۰۵

۱۲۔ دیوان طرفۃ بن العبد، ص ۱۱۶

۱۳۔ ملاحظہ ہو المفضلیات، تحقیق احمد شاکر و عبدالسلام ہارون، دارالمعارف، قاہرہ، ۱۹۷۹ء، ص ۲۸۹

۱۴۔ المفضلیات، ص ۲۴۵

۱۵۔ دیوان قیس بن الخطیم، تحقیق ناصرالدین الاسد، دار صادر، بیروت، ۱۳۸۷ھ، ص ۸۰، نیز ملاحظہ ہو جمہرۃ اشعار العرب لابی زید القرشی، تحقیق محمد علی ہاشمی، دارالقلم، دمشق، ۱۴۰۶ھ، ص ۶۴۶

۱۶۔ ملاحظہ ہو الاصمعیات، ص ۲۲